حسب ہدایت

حضرت اقدس مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی
دامت برکاتہم العالیة
مہتمم دارالعلوم دیوبند

باہتمام

امداد اللہ امیر الدین مئوی قاسمی۔ عفی عنہ

ناشر
حاجی رشید احمد (ساجکو) مدن پورہ، بنارس

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً أَبَداً عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

چهل صلاۃ وسلام

معہ

منزل وآسان معمولات یومیہ

حسب ہدایت

حضرت اقدس مولانا مفتی **ابو القاسم** صاحب نعمانی

- دامت برکاتهم العالیة -

مہتمم دار العلوم دیو بند

باہتمام: امداد اللہ امیر الدین مئوی قاسمی **-عفي عنه-**

حاجی رشید احمد (ساجکو) مدن پورہ، بنارس

موبائل نمبر: ۹۹۳۵۵۹۷۳۳۱

فہرست عناوین

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً

(پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے)

آیاتِ منتخبہ از حضرت شیخ زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ، موسوم بہ

منزل

حضرت اقدس مولانا مفتی **ابو القاسم** صاحب نعمانی

-**دامت برکاتهم العالية**-

مہتمم دار العلوم دیوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حامداً و مصلیاً و مسلماً، اما بعد! ذیل میں جن آیاتِ قرآنیہ کو درج کیا گیا ہے وہ ہمارے خاندان میں منزل کے نام سے معروف ہیں، ہمارے خاندان کے اکابر عملیات اور اَدعیہ میں اس منزل کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے، اور بچوں کو بچپن ہی سے یہ منزل بہت اہتمام سے یاد کرانے کا دستور تھا، نقش و تعویذات کے مقابلے میں آیاتِ قرآنیہ اور وہ دعائیں جو حدیثِ پاک میں وارد ہوئی ہیں یقیناً بہت زیادہ مفید اور مؤثر ہیں، عملیات میں انھیں چیزوں کا اہتمام کرنا چاہئے، فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی یا دنیوی کوئی حاجت اور غرض ایسی نہیں چھوڑی جس کے لیے دعا کا طریقہ نہ تعلیم فرمایا ہو، اسی طرح بعض مخصوص آیات کا مخصوص مقاصد کے لیے پڑھنا مشائخ کے تجربات سے ثابت ہے، یہ منزل آسیب، سحر اور خطرات سے حفاظت کے لیے ایک مجرب عمل ہے، یہ آیات کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ "القول الجمیل" اور "بہشتی زیور" میں بھی لکھی ہیں، القول الجمیل میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ: تینتیس آیات ہیں جو جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیاطین، چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے، اور بہشتی زیور میں حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں: اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑکیں۔

(از قلم: بندہ محمد طلحہ کاندھلوی بن مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ تعالی)

منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ○

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَالْعَلِيُّ

الْعَظِيْمُ ○ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ

عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیۡكَ الۡمَصِیۡرُ ○ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَیۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِیۡنَ ○

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي

الَّيۡلَ النَّهَارَ يَطۡلُبُهٗ حَثِيۡثًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ
وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِهٖ اَلَا لَهُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○ اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا
وَّخُفۡيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ○ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى
الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا اِنَّ
رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ○

قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا
فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا
تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ○ وَقُلِ
الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ
شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ○

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا
لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○ فَالتّٰلِيٰتِ
ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا زَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ○ وَحِفْظًا مِّنْ

كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ
خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ
لَّازِبٍ ۝

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ
تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ
نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً

كَالدِّهَانِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ○
هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ○ هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۝ یَّهۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ کَانَ یَقُوۡلُ سَفِیۡهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۝

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۝ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۝ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ۝

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ۝ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۝ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

حادثات سے بچنے کا وظیفہ

حضرت طلق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو درداء صحابی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا، فرمایا: نہیں جلا، پھر دوسرے شخص نے یہی اطلاع دی، تو فرمایا: نہیں جلا، پھر تیسرے آدمی نے یہی خبر دی، آپ نے فرمایا: نہیں جلا، پھر ایک اور آدمی نے آکر کہا: کہ اے ابو درداء، آگ کے شعلے بہت بلند ہوئے، مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی، فرمایا: مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالی ایسا نہیں کرے گا (کہ میرا مکان جل جائے) کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہونچے گی، میں نے صبح یہ کلمات پڑھے تھے، اس لیے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا، وہ کلمات یہ ہیں: (کتاب الدعاء للطبرانی: ۳۴۳)

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

چہل صلاۃ وسلام

مع فوائد و تخریج

حضرت اقدس مولانا مفتی **ابو القاسم** صاحب نعمانی

-دامت برکاتهم العالية-

مہتمم دارالعلوم دیوبند

درود شریف پڑھنے والوں کے لیے خوشخبری

۱۔اللہ تعالیٰ کی ہزار رحمتیں نازل ہوں گی اور اس کا خاص قرب اور خوشنودی حاصل ہو گی۔

۲۔ حضور پاک ﷺ کی خوشی، محبت اور قُرب کے ساتھ ساتھ شفاعت بھی نصیب ہو گی۔

۳۔دنیا اور آخرت کے تمام غموں سے نجات کے لیے درود شریف کافی ہے۔

۴۔ہر صلوۃ وسلام مستقل ایک حدیث ہے، لٰہذا اسے پڑھنے کے اور چالیس احادیث امت تک پہونچانے کے جو فضائل ہیں وہ حاصل ہوں گے۔

۵۔مشائخ صوفیہ فرماتے ہیں کہ ہر عبادت کے قبول اور رَد ہونے کا امکان ہے مگر درود شریف مقبول ہی ہے، رد کا امکان نہیں۔

درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں

جس طرح درود پڑھنے کا اہلِ ایمان کو اہتمام کے ساتھ حکم دیا گیا ہے اور اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں، اسی طرح درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں بھی بڑی سخت ہیں۔

ایک حدیث میں رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو) جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے، (ترمذي: ۳۵۴۵) دوسری حدیث میں ایسے شخص کو بڑا بخیل فرمایا گیا ہے، (ترمذي: ۳۵۴۶) اور ایک حدیث میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر چڑھتے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تین بددعائیں ہیں اور خود شفیع المذنبین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان پر آمین فرمانا ذکر کیا گیا ہے، اس میں نمبر (۲) کی بددعا یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب میں منبر کے دوسرے درجہ پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ: ہلاک ہو وہ شخص جس کے

سامنے آپ کا ذکرِ مبارک ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے، میں نے کہا: آمین۔" (الادب المفرد: رقم: ۶۴۴)

جمعہ کے روز کثرتِ درود شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ: "جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْماً.

اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔

(القول البدیع محققہ شیخ محمد عوامہ: ص۳۹۹)

احادیثِ صلاۃ وسلام کی تخریج وتعلیق کے تعلق سے چند گزارشات

وابستگانِ علمِ حدیث نبوی پر یہ بات مخفی نہیں کہ احادیث کی روایات میں نسخوں کا اختلاف ناگزیر ہے، جس کے نتیجے میں الفاظ کے اختلاف رونما ہوتے ہیں، یہ فرق اس وقت اور نمایاں ہو جاتا ہے جب روایات امہات الکتب کے بجائے ذیلی کتابوں سے لی گئی ہوں، احادیثِ صلاۃ وسلام میں بھی یہ الفاظ کا اختلاف کافی حد تک دَر آیا ہے، جس کی ایک وجہ تو یہی نسخوں کا اختلاف ہے، دوسری اور اہم وجہ یہ ہے کہ: آج تک چہل صلاۃ وسلام پر مشتمل جتنے کتابچے چھپتے آرہے ہیں، وہ سب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ کے فضائلِ درود شریف سے لیے گئے ہیں، جو حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ نے حضرت تھانوی قدس سرہ کی زادالسعید سے بعینہ نقل کیے ہیں، اور حضرت تھانویؒ نے اکثر صلاۃ وسلام اصل کتابوں کے بجائے ذیلی کتب سے لیے ہیں، جیسا کہ زادالسعید کے اخیر میں صلاۃ وسلام کے

بعد حضرت کی طرف سے نمبر وار دیئے گئے حوالوں سے پتہ چلتا ہے، کیوں کہ حضرت نے بیس روایتیں سعایہ سے، نو روایتیں حصنِ حصین سے، تین نُزُل الابرار سے، ایک حرز ثمین سے، ایک حاشیہ دلائلِ قاضی عیاضؒ سے، اور چھ براہِ راست امہاتِ کتب سے نقل فرمائی ہیں، جزاہما اللہ خیر الجزاء، برادرِ محترم مولانا محمد شوکت علی صاحب استاذ دارالعلوم ستپون، گجرات، نے بڑی عرق ریزی اور باریک بینی سے ان احادیث کو زیورِ تحقیق سے آراستہ کیا ہے، اور الفاظ کے فروق کو واضح کیا ہے، افادیت کے پیشِ نظران کی تخریج و تحقیق، مع فوائد، صلاۃ وسلام کی ترتیب سے نمبر وار شاملِ اشاعت کی جارہی ہے:

(۱) طبرانی کی معجم کبیر میں "وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ" نہیں ہے، اِس لیے حذف کر دیا گیا ہے، اور اصل کتاب میں اِس درود کے اخیر میں "یَوْمَ الْقِیَامَةِ" ہے، اِس لیے یہاں اُس کا اضافہ کیا گیا ہے۔

فائدہ: حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو پڑھے گا میں اس کے حق میں ضرور سفارش کروں گا" (طبرانی)

(۳) فائدہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ ”جس شخص کے پاس خیرات کرنے کو مال نہ ہو وہ اپنی دُعا میں یہ درود شریف پڑھے، تو اس کے لیے یہ درود خیرات کے قائم مقام ہو گا۔(ابن حبان)

(۴) یہ درود شریف بیہقی کی سنن کبریٰ اور حاکم کی مستدرک میں ہے، اور دونوں کتابوں میں ”رَحِمْتَ“ کی جگہ ”تَرَحَّمْتَ“ ہے، اِس لیے یہاں درود شریف کو اصل کے مطابق کر دیا گیا ہے۔

(۵) بخاری شریف کے ایک نسخہ میں ”کَمَا بَارَکْتَ“ کے بعد ”عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ“ ایک نسخے میں ”عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ“ اور مسلم شریف میں صرف ”عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ“ ہے، اِس لیے ہم نے زاد السعید کی موافقت میں یہی برقرار رکھا ہے۔

(۶) مسلم شریف میں اِس درود شریف کے اندر ”کَمَا صَلَّیْتَ“ کے بعد دو نسخے ہیں: ایک نسخہ میں ”عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ“ اور دوسرے میں ”وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ“ ہے، یہاں زاد السعید کی

موافقت میں دوسرا نسخہ اختیار کیا گیا ہے۔

(۸) یہ روایت سننِ نسائی سے لی گئی ہے، زاد السعید میں "كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ" کے بعد "وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ" نہیں ہے، اور سننِ نسائی کے ہندوستانی قدیم نسخے اور بعض عربی مرقومہ نسخے میں "كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ" کے بعد "وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ" اور "كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ" کے بعد "وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ" "عَلَى" کے ساتھ، اور بعض عربی مرقومہ نسخوں میں بغیر "عَلَى" کے صرف "وَآلِ إِبْرَاهِيمَ" وارد ہے، ہم نے یہاں ہندوستانی نسخہ اختیار کیا ہے تاکہ زیادہ فرق واقع نہ ہو۔

(۹) ابو داؤد شریف میں دو روایتیں ہیں، ایک روایت میں دونوں جگہ "وَآلِ مُحَمَّدٍ" بغیر "عَلَى" کے ہے اور دوسری روایت میں پہلی جگہ "وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ" اور دوسری جگہ صرف "وَآلِ مُحَمَّدٍ" ہے، ہم نے زاد السعید کی موافقت میں پہلی روایت اختیار کرتے ہوئے دونوں جگہ سے "عَلَى" حذف کردیا ہے، اِسی طرح

ہندوستانی نسخے میں " کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ "اور بیروت والے معریٰ مرقومہ نسخے میں " کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ " ہے ہم نے یہاں بھی زاد السعید کی موافقت میں ہندوستانی نسخہ اختیار کیا ہے، تاکہ کچھ تبدیلی نہ کرنی پڑے۔

(۱۱) مسلم شریف کے ہندوستانی نسخہ میں " کَمَا صَلَّيْتَ "اور " کَمَا بَارَکْتَ " کے بعد "عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ " ہے مگر معریٰ مرقومہ بیروت والے نسخے میں دونوں جگہ "عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ " ہے، ہم نے زاد السعید کی موافقت میں دونوں جگہ ہندوستانی نسخہ اختیار کیا ہے۔

(۱۲) بخاری شریف کے ہندوستانی نسخے میں " کَمَا صَلَّيْتَ " کے بعد "عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ " ہے اور معریٰ مرقومہ بیروت والے نسخے میں "عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ " ہے، ہم نے زاد السعید کی موافقت میں بیروت والا نسخہ اختیار کیا ہے۔

(۱۳) صحیح مسلم شریف کے بیروت والے معریٰ مرقومہ نسخے میں " کَمَا صَلَّيْتَ " کے بعد "عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ " ہے، اور ہندوستانی

نسخے میں "عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ" ہے ، ہم نے حضرت تھانویؒ کی موافقت میں مرقومہ عربی نسخے کو اختیار کیا ہے۔

(۱۴)ابو داؤد شریف کے ہندوستانی و عربی دونوں نسخوں میں "كَمَا صَلَّيْتَ" کے بعد "عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ" کے بجائے "عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ" ہے مگر بیہقی نے امام ابوداود کی سند سے "سنن کبریٰ" (رقم : ۲۸۶۶)، شعب الایمان (رقم : ۱۵۰۴)اور "الاعتقاد والهداية إلیٰ سبیل الرشاد "(ص۴۵۳) میں "عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ" ہی نقل کیا ہے ، اسی طرح محدث البانی نے "الجامع الصغیر و زیادته" میں ابوداود کے حوالے سے "عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ" ہی نقل کیا ہے، اس لیے یہاں ہم نے بھی زاد السعید کی موافقت میں "عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ" کی روایت اختیار کی ہے، علامہ سخاویؒ نے بھی "القول البدیع"(ص۱۱۷) میں ابوداود کے حوالے سے یہی نقل کیا ہے، علامہ ہیثمی ، علامہ مقریزیؒ،اور علامہ صالحہ دمشقی وغیرہ اکابر محدثین نے بھی ابوداود کے حوالے سے یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ: جس کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود شریف پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ لے، تو یہ درود شریف پڑھے۔

(۱۵) فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اِرشاد فرمایا: کہ جو شخص یہ درود پڑھے قیامت کے دِن میں اس کے لیے گواہی دوں گا، اور سفارش کروں گا۔
(تہذیب الآثار للطبری)

(۱۶) زادالسعید میں یہ روایت سعایہ سے خمیر وبری کی کتاب الصلاۃ کے حوالے سے لی گئی ہے، جو دستیاب نہیں ہو سکی، ہاں شعب الایمان میں یہ روایت موجود ہے، البتہ اُس میں " تَرَحَّمْ، تَحَنَّنْ، سَلِّمْ "تینوں الفاظ سے پہلے واؤ زائد ہے، ہم نے اسی روایت کو اختیار کیا ہے، اور تینوں جگہ واؤ کا اضافہ کر دیا ہے۔

(۱۷) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ روایت بیہقی کی سنن کبری اور حاکم کی مستدرک میں ہے، مگر دونوں میں سے کسی کتاب میں "وَبَارِكْ" کے بعد "وَسَلِّمْ" اور "فِي الْعَالَمِيْنَ" نہیں ہے، البتہ سنن بیہقی کے مدراسی نسخے میں (جیساکہ اصل کتاب کے ذیل میں ہی اِس کی وضاحت موجود ہے) "وَبَارِكْ" کے بعد "وَسَلِّمْ" موجود ہے، اس لیے اِس کو برقرار رکھا گیا اور "فِي الْعَالَمِيْنَ" کو حذف کردیا گیاتاکہ اصل کے مطابق ہو جائے۔

(۱۸) یہ درود ابراہیمی سے معروف ہے، جوالفاظ کے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ صحاح ستّہ اور حدیث کی دیگر کتابوں میں بھی وارد ہے، مذکورہ الفاظ بخاری شریف اور سنن ابن ماجہ کے بیروت والے معریٰ مرقومہ نسخے میں ہیں، البتہ سنن ابن ماجہ کے ہندوستانی نسخے میں دونوں جگہ "عَلٰى" کے بغیر صرف "وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ" ہے ہم نے زادالسعید کی موافقت میں بخاری شریف اور ابن ماجہ کے مرقومہ نسخے کی روایت اختیار کی ہے۔

(۱۹) حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے یہ روایت علامہ جزری کی حصن حصین سے لی ہے، اور حصن حصین میں بخاری، نسائی، ابن ماجہ تین کتابوں کے حوالے سے درج ہے، مراجعت کے بعد تینوں کتابوں کے الفاظ میں فرق نظر آیا، اس لیے بخاری کی روایت کو اصل بنا کر روایت کو اُس کے موافق کر دیا گیا ہے۔

(۲۱) زاد السعید کے نئے ایڈیشن میں اِس حدیث کے حوالے میں کتابت کی غلطی سے سخاوی کے بجائے بخاری لکھا گیا ہے، اس کتاب کے پہلے ایڈیشن میں (جو حضرت مولانا عبداللہ صاحب گنگوہیؒ کی طرف سے مظاہر علوم سہارنپور کے کتب خانے کے لیے وقف فرمودہ ہے) سخاوی چھپا ہوا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ ابن ابی عاصم صحابی نہیں بلکہ تیسری صدی کے ایک محدث ہیں، مگر آج کل مطبوعہ چہل صلاۃ وسلام کے اندر اِس حدیث کے حاشیے میں بطور صحابی اُن کی روایت چھپتی چلی آ رہی ہے، یہاں اس کی اصلاح کی گئی ہے، ہم نے اِس درود شریف کا صرف پہلا ٹکڑا "اَلنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ" تک لیا ہے، جس

کو علامہ عراقی نے احادیث احیاء کی تخریج کے لیے لکھی گئی اپنی کتاب "المغنی" میں دار قطنی کے حوالے سے حسن قرار دیا ہے، باقی حصے کو حذف کر دیا ہے، کیونکہ وہ معتبر روایت سے ثابت نہیں ہے، جیسا کہ خود علامہ سخاویؒ نے القول البدیع میں روایتِ مذکورہ کو اِن الفاظ سے نقل کیا ہے: "رَوَی ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ فِیْ بَعْضِ تَصَانِیْفِہٖ بِسَنَدٍ لَمْ اَقِفْ عَلَیْہِ" (دیکھئے القول البدیع :ص ۵۷، دار الکتاب العربی بیروت وما قابلہ الشیخ محمد عوامہ: ۱۲۶)

(۲۴) یہ روایت دار قطنی کی سنن سے لی گئی ہے، مگر اصل کتاب میں پہلی جگہ "وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ" میں "اَھْلِ" کے بجائے "اٰلِ" ہے، اسی طرح "کَمَا بَارَکْتَ" کے بعد سنن دار قطنی کے بعض نسخوں میں "عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ" اور بعض نسخوں میں "عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ" ہے، ہم نے زاد السعید کی موافقت میں پہلا نسخہ اختیار کیا ہے۔

(۲۵) امام نسائیؒ نے دعاء وتر کے اخیر میں یہ درود شریف نقل کیا ہے، مگر نسائی شریف میں "اَلْاُمِّیِّ" کی جگہ "مُحَمَّدٍ" ہے، اس

لیے ہم نے اصل کے مطابق کر دیا ہے۔

(۳۲) جمع الفوائد کے اندر " اَنَّ مُحَمَّدًا" سے پہلے "اَشْهَدُ" نہیں ہے مگر طحاوی کی شرح معانی الآثار میں ہے ، طحاوی کے بعض نسخوں میں "وَبَرَكَاتُهٗ" نہیں ہے جبکہ بعض نسخے میں ہے، مگر جمع الفوائد میں ہے، ہم نے دونوں کتابوں کا حوالہ دیا ہے ، اور دونوں لفظوں کو برقرار رکھ کر بین القوسین کر دیا ہے، تاکہ پڑھا بھی جائے، اور فرق و امتیاز بھی باقی رہے۔

(۳۳) زاد السعید میں یہ روایت حصن حصین سے ابو داؤد کے حوالے سے لی گئی ہے، اور حضرت تھانویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ: "یہ روایت صرف " اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ " تک مذکور ہے ، مگر غالباً راوی نے اختصار کیا ہے، اِس لیے صیغۂ سلام میں نے تتمیما لکھ دیا ہے اھ" اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس حدیث کے اخیر میں اگرچہ ہندی و مصری نسخوں میں " ثُمَّ سَلِّمُوْا عَنِ الْيَمِيْنِ اَوْ عَلَى الْيَمِيْنِ ، ثُمَّ سَلِّمُوْا عَلٰى قَارِئِكُمْ وَعَلٰى اَنْفُسِكُمْ " ہے ، مگر عینی کی شرح

ابوداود (۲۵۷/۴) میں اس کے بجائے " ثُمَّ سَلِّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ، ثُمَّ سَلِّمُوْا عَلٰى قَارِئِكُمْ، وَعَلٰى اَنْفُسِكُمْ" ہے، اسی طرح التعلیق الممجد محققہ مولانا تقی الدین ندوی (۴۷۰/۱) میں بھی ابوداود کے حوالے سے "ثُمَّ سَلِّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ الخ" ہی مذکور ہے، طبرانی کی سنن کبری میں بھی "ثُمَّ سَلِّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ الخ" ہے، اور بھی بہت سے محدثین نے ابوداود کے حوالے سے یہی الفاظ نقل کیے ہیں، علامہ عینی شرح ابوداود میں لکھتے ہیں " ثُمَّ سَلِّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ بِاَنْ تَقُوْلُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، ثُمَّ سَلِّمُوْا عَلٰى قَارِئِكُمْ، اَلْمُرَادُ مِنْهُ الْاِمَامُ، وَعَلٰى اَنْفُسِكُمْ، بِاَنْ تَقُوْلُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ" ہم نے روایت میں ان دونوں سلام کو شامل کرلیا ہے۔

(۳۵) موطا امام مالک میں "عَبْدُهٗ" کے بجائے "عَبْدُ اللهِ" ہے، اِس لیے ہم نے روایت کو اصل کے مطابق کردیا ہے۔

(۳۶)موطاامام مالک کے مرقومہ عربی نسخے میں ’’اِلَّا اللّٰہُ‘‘ کے بعد ’’وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ‘‘کا اضافہ بھی ہے، جو معروف ہندوستانی نسخے میں نہیں ہے ،اس لیے ہم نے زادالسعید کی موافقت میں ہندوستانی نسخہ اختیار کیا ہے۔

(۳۷) زادالسعید میں یہ روایت سعایہ سے بحوالۂ طحاوی لی گئی ہے، اور مقصود شروع کے کلمات ہیں، تلاش کرنے پر طحاوی میں یہ حدیث نہیں ملی،البتہ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان کے مجموعہ میں یہ حدیث ملی مگر اُس کے اندر اِس حدیث کے اخیر میں ’’اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ‘‘کا اضافہ ہے جس کو یہاں شامل کرلیا گیا ہے۔

(۳۸)ابوداؤد شریف کے عربی مرقومہ نسخے میں یہ حدیث بعینہ اِن ہی الفاظ میں موجود ہے، مگر ہندوستانی نسخے میں’’ اَلصَّلَوٰاتُ‘‘ سے پہلے واؤ بھی ہے ، جس کو ہم نے زادالسعید کی موافقت میں نہیں لیا ہے،اِسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی طرف سے

"وَ رَحْمَةُ اللهِ" کے بعد "وَ بَرَكَاتُهُ" اور "اِلَّا اللهُ" کے بعد "وَحْدَهُ لاشَرِيْكَ لَهُ" کا بھی اضافہ فرماتے تھے، جو مرفوع روایت میں نہیں ہے، اس لیے وہ اضافہ یہاں حدیث میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

بَلَغ العُلی بکمالہ
کَشَفَ الدُّجی بجمالہ
حَسُنَتْ جمیعُ خِصالہ
صَلُّوا علیہ وآلہ

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی:

﴿ إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴾

چہل صلاۃ وسلام

حضرت اقدس مولانا مفتی **ابو القاسم** صاحب نعمانی

- دامت برکاتھم العالیۃ -

مہتمم دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. (سورہ النمل: ۵۹)

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. (سورہ الصّٰفّٰت: ۱۸۱)

حدیث نمبر ۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(المعجم الکبیر للطبرانی رقم: ۴۴۸۰-۴۴۸۱)

حدیث نمبر ۲

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَآئِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ! صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا. (مسند احمد: ۲۹۲/۳)

حدیث نمبر ۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

(ابن حبان: ۲/۱۳۰-۱۹۵، شعب الایمان: ۲/۸۶، رقم: ۱۲۳۱)

حدیث نمبر ۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ، وَّ بَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ، وَّارْحَمْ (سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُّحَمَّدًا وَّاٰلَ (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى

(سَیِّدِنَا) اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳۷۹/۲، المستدرک للحاکم: ۲۶۹/۱)

حدیث نمبر ۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(بخاری: رقم: ۶۳۵۷، مسلم: رقم: ۶۶-۴۰۶)

حدیث نمبر ٦

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(مسلم: رقم: (٦٨-٤٠٦))

حدیث نمبر ٧

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی

(سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (ابن ماجہ: رقم: ۹۰۴)

حدیث نمبر ۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (نسائی: ۱/۱۹۰)

حدیث نمبر ۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (ابوداود رشیدیہ: ۱/۱۴۰)

حدیث نمبر ۱۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا)

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.
(ابوداؤد: رقم: ۹۷۴)

حدیث نمبر ۱۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(مسلم رشیدیہ: ۱/۱۷۵، ترمذی: رقم: ۳۲۲۰، نسائی: رقم: ۱۲۸۴)

حدیث نمبر ۱۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى(سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(بخاری: رقم: ۳۳۶۹، ابوداود: رقم: ۹۷۵، موطاامام مالکؒ: رقم: ۴۰۴)

حدیث نمبر ۱۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا)

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (مسلم: رقم:۶۹-۴۰۷)

حدیث نمبر ۱۴

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (ابوداود: رقم:۹۷۸)

حدیث نمبر ۱۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا)

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
اٰلِ (سَيِّدِنَا) إِبْرَاهِيْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا)
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا
تَرَحَّمْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا)
إِبْرَاهِيْمَ. (تہذیب الآثار للطبری: ۲۳۹/۱: رقم: ۳۴۸)

حدیث نمبر ۱۶

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا)
إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَللّٰھُمَّ وَ تَحَنَّنْ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ

وَعَلٰی اٰلِ(سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(شعب الایمان: رقم:۱۵۸۸)

حدیث نمبر ۱۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ(سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ(سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ (سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا وَّاٰلَ (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(السنن الکبری: ۳۷۹/۲، المستدرک للحاکم: ۲۶۹/۱)

حدیث نمبر ۱۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (بخاری: رقم: ۳۳۷۰، ابن ماجہ: رقم: ۹۰۶)

تنبیہ: یہ درودِ ابراہیمی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ

وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ.

(بخاری: رقم: ۴۷۹۸)

حدیث نمبر ۲۰

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(السنن الکبری للنسائی: رقم: ۹۸۷۷)

حدیث نمبر ۲۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ. (ذیل الاحیاء: ۱/۲۶۳)

حدیث نمبر ۲۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاهِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (مسند احمد: ۵/۹۷، المستدرک للحاکم ۱/۲۶۸)

حدیث نمبر ۲۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَاوَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی (سَیِّدِنَاوَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ، صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ صَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی (سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ. (سنن دار قطنی: ۱/۳۵۴)

حدیث نمبر ۲۴

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی (سَیِّدِنَاوَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ (سَیِّدِنَاوَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰٓی اٰلِ (سَیِّدِنَا)

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (مسند احمد:۶/۴۸۵)

حدیث نمبر ۲۵

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ.

(نسائی: رقم: ۱۷۴۵)

صِيَغُ السَّلام

حدیث نمبر ۲۶

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ (سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

(بخاری: رقم: ۸۳۱، نسائی: رقم: ۱۱۶۱، ابوداؤد: رقم: ۹۶۴)

حدیث نمبر ۲۷

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ (سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

(مسلم: رقم: ۴۰۴، نسائی: رقم: ۱۱۷۱، ۱۲۷۹)

حدیث نمبر ۲۸

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ (سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

(نسائی: رقم: ۱۱۷۲)

حدیث نمبر ۲۹

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ (سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (نسائی: رقم: ۱۱۷۳)

حدیث نمبر ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ (سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

(نسائی: رقم: ۱۱۷۴، طحاوی: ۱/۱۱۸ بزیادۃ الواؤ قبل أسال اللہ الخ)

حدیث نمبر ۳۱

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ (سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

(موطا امام مالک: رقم: ۲۰۷)

حدیث نمبر ۳۲

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ ، اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ {اَشْهَدُ} اَنَّ (سَیِّدَنَا وَ

مَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ {وَبَرَكَاتُهٗ}، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ.

(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱/۱۸۸ بسقط ''وبرکاتہ''، جمع الفوائد: ۱/ ۲۵۵ بسقط ''اشہد'' قبل ''ان محمدا'')

حدیث نمبر ۳۳

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ .

(ابوداود: رقم: ۹۷۱)

حدیث نمبر ۳۴

بِسْمِ اللهِ ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، شَهِدْتُّ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ شَهِدْتُّ اَنَّ (سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ.

(موطا امام مالک: رقم: ۲۰۸)

حدیث نمبر ۳۵

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ (سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَ رَسُوْلُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

(موطاامام مالک: رقم: ۲۰۹)

حدیث نمبر ۳۶

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ (سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

(موطاامام مالک: ص ۳۲)

حدیث نمبر ۳۷

اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ (سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ. (مجموعۃ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، رقم:٢١٦٧)

حدیث نمبر ٣٨

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ (سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ. (ابوداود: رقم:٩٦٧)

حدیث نمبر ٣٩

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ

لِلّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ (سَيِّدَنَاوَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

(مسلم، واللفظ لہ: رقم: ٦٠-٤٠٣، ابوداود: رقم: ٩٧٠، بزیادۃ الواؤ قبل اشہدان لاالٰہ الااللہ الخ)

حدیث نمبر ٤٠

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه.

(ابن ماجہ: رقم: ٧٧١)

يا ربِّ صلِّ وسلِّم دائماً أبداً

عَلى حَبِيبكَ خَيرِ الخَلق كُلِّهِم

صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ، وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ، فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ.

(القول البدیع محققہ شیخ محمد عوامہ: ص ۴۳۵)

فائدہ: شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ آفات سے تحفظ کے لیے بعد نماز عشاء ستر مرتبہ پڑھنے کو فرماتے تھے۔

(مکتوبات: ص ۹۵)

جامع دعا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ : حضور! دعائیں تو آپ نے بہت سی بتادی ہیں اور ساری یاد نہیں رہتیں، کوئی ایسی مختصر دعا بتادیجئے، جو سب دعاؤں کو شامل ہو جائے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دعا تعلیم فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسأَلُكَ مِنَ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ (سَيِّدُنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ (سَيِّدُنَا وَ مَوْلَانَا) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ. (ترمذی: رقم: ۳۵۲۱)

اسماء حسنیٰ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں، جوان کو یاد کرلے وہ جنت میں جائے گا:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ
الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ
الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ
الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ
الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ

الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ
الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ
الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ
الْوَكِيْلُ الْقَوِىُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِىُّ الْحَمِيْدُ
الْمُحْصِى الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِ الْمُمِيْتُ
الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ
الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ
الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِى
الْمُتَعَالِى الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ
الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِىُّ الْمُغْنِى الْمَانِعُ

الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِی الْبَدِیْعُ الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ. جَلَّ جلالُه

(ترمذی: رقم: ٣٥٠٧)

ابن ماجہ کی روایت میں ترمذی کے بیان کردہ ناموں سے الگ، یہ پچیس نام ہیں، اِن ناموں کو بھی پڑھ لیا جائے:

اَلْبَارُّ الْجَمِیْلُ الْقَاھِرُ الْقَرِیْبُ الرَّبُّ الْمُبِیْنُ الْبُرْھَانُ الشَّدِیْدُ الْوَاقِیْ ذُوالْقُوَّۃِ الْقَآئِمُ الدَّآئِمُ الْحَافِظُ الْفَاطِرُ السَّامِعُ الْمُعْطِی الْکَافِیْ الْاَبَدُ الْعَالِمُ الصَّادِقُ الْمُنِیْرُ التَّآمُّ الْقَدِیْمُ الْوِتْرُ الْاَحَدُ

(ابن ماجہ: رقم: ٣٨٦١)

فائدہ: اسماء حسنی کو پڑھ کر دعا کرنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔

آسان معمولاتِ یومیہ

حضرت اقدس مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی

- دامت برکاتهم العالية -

مہتمم دارالعلوم دیوبند

معمولاتِ یومیہ

معمولات کی پابندی روحانی ترقی کا زینہ ہے، معمولات کی ادائیگی کے لیے ایک وقت متعین کرنے میں بڑی خیر و برکت ہے اور اس سے پابندی کی توفیق ملتی ہے۔

۱-ایمان

(۱) کلمۂ طیبہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

ترجمہ: اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے (بھیجے ہوئے سچے) رسول ہیں۔

(۲) کلمۂ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

ترجمہ: گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ: اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی

کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

(۳) کلمۂ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑے ہیں اور قوت وطاقت نہیں ہے (نہ نیکیوں کے کرنے کی نہ برائیوں سے بچنے کی) مگر اللہ بزرگ و برتر کی مدد سے۔

(۴) کلمۂ توحید: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کے لیے ہے اور ساری خوبیاں اسی کے لیے

ہیں، وہی زندہ کرتا ہے وہی موت دیتا ہے، ساری بھلائیاں اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۵) کلمۂ ردِ کفر: اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَ اَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

ترجمہ: اے میرے اللہ ! میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک مانوں اس حال میں کہ میں جانتا ہوں اس کو، اور میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تیرا شریک مانوں کسی کو لاعلمی میں، میں شرک سے توبہ کرتا ہوں، اور برأت ظاہر کرتا ہوں کفر اور شرک سے، اور تمام گناہوں سے، میں اسلام لاتا ہوں اور ایمان لاتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے (سچے) رسول ہیں۔

(۶) ایمان مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ.

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفات کے ساتھ ہے اور قبول کیا میں نے اللہ کے تمام احکامات کو

(۷) ایمان مفصل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا برا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے، اور (ایمان لایا میں) اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

۲- نماز

(۱) ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ہے، ہر بالغ مرد و عورت نماز پنج گانہ کی روزانہ پابندی کرے مردوں کو مسجد میں باجماعت تکبیر اولیٰ سے ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہئے، اور عورتوں کے لیے اول وقت میں اپنے گھر کے اندر نماز پڑھنا بہتر ہے، بالغ ہونے کے بعد جو نمازیں فوت ہوئی ہیں (جن کو قضا نماز یا قضاء عمری کہا جاتا ہے) اُن کو جلد از جلد اولین فرصت میں ادا کرنے کی کوشش کریں، اگر موت تک ادا نہ کرسکیں تو فدیہ کی وصیت کریں۔ (۲) پنجوقتہ فرائض کے شروع اور اخیر میں جو سنن ونوافل ہیں ان کی پابندی کریں۔ (۳) رات کے اخیر حصہ میں نماز تہجد کی عادت ڈالیں کم از کم دو رکعت، زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت۔ (۴) طلوع آفتاب کے بعد جب سورج بلند ہو جائے اس وقت نماز اشراق دو یا چار رکعت پڑھیں جس کے متعلق حدیث شریف میں ''ایک مقبول حج وعمرہ کا ثواب'' منقول ہے۔ (۵) جب سورج خوب اونچا ہو جائے اور دھوپ

تیز ہو جائے زوال سے پہلے پہلے تو چاشت کی نماز چار رکعت پڑھیں۔ (۶) مغرب کی نماز کے بعد اوابین کی چھ رکعت (زیادہ سے زیادہ بیس رکعت) پڑھیں۔ (۷) وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو اور مسجد میں داخل ہونے پر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنی چاہئے (بشرطیکہ وقتِ مکروہ نہ ہو)۔ (۸) صلوۃ الحاجۃ اور صلوۃ التوبہ کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ (۹) صلوۃ التسبیح اگر روزانہ نہ ہو سکے تو کم از کم ہفتہ میں ایک بار جمعہ کے دن پڑھنے کا اہتمام کریں جس کا ثواب اور طریقہ یہ ہے :

صلاۃ التسبیح

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے میرے چچا کیا میں آپ کو ایک عطیہ کروں ؟ ایک بخشش کروں ؟ ایک چیز بتاؤں ؟ آپ کو دس چیزوں کا مالک بناؤں ؟ جب آپ اس کام کو کریں گے تو حق تعالیٰ شانہ آپ کے سب گناہ اگلے پچھلے پُرانے اور نئے، غلطی سے کیے، ہوئے اور جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے چھپ کر کیے ہوئے اور کھلم کھلا کیے ہوئے، سب ہی معاف فرمادیں گے، وہ کام یہ ہے کہ : چار رکعت

نفل (صلوۃ التسبیح کی نیت باندھ کر) پڑھیں اور ہر رکعت میں جب الحمد اور سورت پڑھ چکیں تو رکوع سے پہلے کھڑے ہوئے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" پندرہ مرتبہ پڑھیں، پھر جب رکوع کریں تو دس مرتبہ تسبیح کے بعد پڑھیں، پھر جب رکوع سے کھڑے ہوں تو قومہ میں تحمید کے بعد دس مرتبہ پڑھیں، پھر جب سجدہ کریں تو تسبیح کے بعد دس مرتبہ پڑھیں، پھر جب سجدہ سے اٹھ کر بیٹھیں تو دس مرتبہ پڑھیں، پھر جب دوسرے سجدہ میں جائیں تو تسبیح کے بعد دس مرتبہ پڑھیں، پھر جب دوسرے سجدہ سے اٹھیں تو (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں، اور دونوں قعدہ میں التحیات سے پہلے تسبیح پڑھیں، ان سب کی میزان ۷۵ ہوئی، چار رکعت میں کل تعداد ۳۰۰ مرتبہ ہوگئی، اگر ممکن ہوسکے تو روزانہ ایک مرتبہ اِس نماز کو پڑھ لیا کریں، یہ نہ ہوسکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لیں۔ (ابوداود: رقم: ۱۲۹۷)

ابوداؤد نے الفاظِ حدیث یوں بھی نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: چار رکعت نماز پڑھیں، پھر اسی طریقہ سے سنائی جو اوپر گذرا، اِس حدیث میں چاروں کلمات کے ساتھ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" بھی آیا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے اس نماز کا طریقہ یوں بیان کیا گیا ہے: سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ ...الخ پڑھنے کے بعد الحمد شریف پڑھنے سے پہلے پندرہ دفعہ ان کلموں کو پڑھے، پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف اور پھر کوئی سورت پڑھے سورت کے بعد رکوع سے پہلے، پھر رکوع میں، پھر رکوع سے اٹھ کر، پھر دونوں سجدوں میں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس دس مرتبہ پڑھے یہ ۷۵ ہو گئی، (اس صورت میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی قعدۂ اولی واخیرہ میں) علامہ تقی سبکی فرماتے ہیں کہ: یہ نماز بڑی اہم ہے، بعض لوگوں کے انکار کی وجہ سے دھوکہ میں نہ پڑنا چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ:

صلوۃ التسبیح کی ترغیب دی گئی ہے، اس کا عادی بننا مستحب ہے، اس سے غفلت نہیں برتنی چاہئے۔

(۹) جنازہ کے ساتھ جائیں اور نماز جنازہ کی بھی عادت ڈالیں۔

(۱۰) ۹ ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک ہر فرض کے بعد فوراً تکبیر تشریق: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھنا واجب ہے، مردوں کو زور سے اور عورتوں کو آہستہ سے۔

۳-روزہ

(۱) رمضان المبارک میں پورے مہینہ کے روزے رکھنا فرض ہے۔ (۲) آخری عشرہ کے اعتکاف کا اہتمام کریں یہ سنت ہے۔ (۳) رمضان المبارک کے بعد ماہ شوال میں چھ دن کے روزے رکھنا۔ (۴) ہر اسلامی مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھنا۔ (۵) پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا۔ (۶) ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر نویں تاریخ تک کے روزے رکھنا۔ (۷) ۱۵/ شعبان کا روزہ رکھنا۔

(۸) محرم الحرام کی نویں دسویں، یادسویں گیارہویں کاروزہ رکھنا، یہ سب مستحب ہیں۔ (۹) چھوٹے ہوئے روزے، زکوٰۃ اور حج کی قضاء کریں، اگر نہ کرسکیں تو وفات سے پہلے فدیہ اور ادائیگی کی وصیت کریں تاکہ آخرت کی جوابدہی سے بچ جائیں۔

۴-زکوٰۃ

(۱) اگراللہ تعالیٰ نے دولت کی نعمت عطا فرمائی ہے اور نصاب کی مقدار کا مالک ہے تو اسلامی سال پورا ہونے پر پوری احتیاط اور خوشی کے ساتھ چالیسواں حصہ (ڈھائی فیصد) بطور زکوٰۃ مسلمان غرباء کو دیں۔ (۲) عید الفطر کے دن صدقۂ فطر بھی دیں۔ (۳) عید الاضحیٰ کے دنوں میں قربانی کا اہتمام بھی ضروری ہے۔ (۴) عام حالات میں بھی صدقہ کی عادت ڈالیں اور امورِ خیر میں خوب فراخ دلی سے حصہ لیں اس سے بہت سی بلاؤں اور مصائب سے حفاظت ہوتی ہے۔ (۵) نومولود کی پیدائش کے ساتویں دن نام رکھ کر بشرط گنجائش اس کا عقیقہ مستحب ہے (لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک)۔

۵-حج

(۱)اگرمکہ مکرمہ تک جانے کی استطاعت ہو تو حج کرنا بھی فرض ہے ، بصورت فرضیت اس اہم فرض کی ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اگر عذر کی بنا پر خود نہ کر سکیں تو حج بدل کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (۲) عمرہ کرنا سنت ہے۔ (۳)جو شخص حج یا عمرہ کو جائے اس کو مدینہ منورہ ضرور حاضری دینی چاہیے، مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہونے کی کوشش کرے ،جب مسجد میں داخل ہو تو بہتر یہ ہے کہ بابِ جبرئیل سے داخل ہو،داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد منبر اور قبر شریف کے درمیان (اِسی جگہ کو ریاض الجنہ کہتے ہیں) کھڑا ہو کر (اگر وقت مکروہ نہ ہو تو) دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ اور دوسری رکعت میں قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
پڑھے اگر ریاض الجنۃ میں جگہ نہ ملے تو مسجد نبوی میں جس جگہ چاہے
تحیۃ المسجد پڑھ لے اس کے بعد خدائے پاک کا شکر ادا کرے کہ اس
نے اتنی بڑی نعمت سے نوازا اور اپنی حاضری کی قبولیت کی دعا کرے،
اپنے تمام پچھلے اور موجودہ گناہوں سے توبہ واستغفار کرے، اور پختہ
عزم کرے کہ آئندہ کوئی گناہ نہیں کروں گا، اور اس کے بعد جو دل
چاہے دعا کرے، اُس کے بعد روضۂ اُقدس کی طرف آئے اور سرہانے
کی طرف کونے میں جو ستون ہے اُس کے پاس کھڑے ہو کر آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اپنا منہ اور قبلہ کی طرف پشت کرکے ادب سے نیچی
نگاہ کیے ہوئے اور دل ودماغ کو دنیا کے خیالات اور ہر چیز سے
جو اخلاص میں رکاوٹ پیدا کرے خالی کرکے سلام پڑھے، بے ادبی کی
کوئی چیز نہ کرے، قبرِ مبارک کی طرف سجدہ ہرگز نہ کرے، کیونکہ یہ
شرک ہے جالیوں کو نہ بوسہ دے نہ ہاتھ لگائے، سلام پڑھتے وقت یہ
خیال رکھے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں قبلہ کی

طرف منہ کیے ہوئے آرام فرماہیں، پڑھتے وقت زیادہ اونچی آواز کرنا چیخنا چلانا بے ادبی ہے اس لیے پست آواز سے یوں سلام پڑھے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ ، وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ، وَ قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی سَآئِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ، وَعَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اَزْوَاجِکَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اَصْحَابِکَ اَجْمَعِیْنَ ، وَعِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ، وَ اَشْھَدُ اَنَّکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ ، وَ اَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ ، وَجَاھَدْتَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ، فَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ کَثِیْرًا اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ

وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰى عَلٰٓى اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ، وَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى اَحَداً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِ لِسَيِّدِنَا عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

اور پھر حضرت ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور یوں کہے: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَ اَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِماً عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ، اگر پورا صلوۃ وسلام یاد نہ ہو تو بہت ہی ادب و محبت کے ساتھ ہلکی آواز میں اخلاص ودھیان سے یہ کلمات پڑھے: "اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" اگر کسی نے آپ ﷺ کو سلام عرض کرنے کی درخواست کی ہو تو اپنے سلام کے بعد ان الفاظ میں سلام پہنچائے: اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (پہلے فلاں کی جگہ اُس آدمی کا نام اور دوسرے فلاں کی جگہ اُس کے والد کا نام لیا جائے)۔

اگر بہت سے آدمیوں نے سلام پہنچانے کی درخواست کی ہو اور اُن کے نام یاد نہ رہے ہوں تو اُن کی طرف سے اس طرح سلام عرض کرے: اَلصَّلٰوۃُ وَاَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ جَمِیْعِ مَنْ اَوْصَانِیْ بِالسَّلَامِ عَلَیْكَ.

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑا سا داہنی طرف چلے اور خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام کا ہدیہ پیش کرے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ! وَثَانِیَہٗ فِی الْغَارِ! وَرَفِیْقَہٗ فِی الْاَسْفَارِ! وَاَمِیْنَہٗ عَلَی الْاَسْرَارِ! اَبَابَکْرِ الصِّدِّیْقَ! جَزَاكَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْراً.

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ہو کر ان الفاظ میں سلام کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِیْ اَعَزَّ اللّٰہُ بِہِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ مَرْضِیًّا حَیًّا وَمَیْتًا! جَزَاكَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْراً، پھر سب کے

لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ (ماخوذ از معلم الحجاج)

تلاوت قرآن مجید

(۱) روزانہ پابندی اور اہتمام سے قرآن شریف کی تلاوت کریں حافظ تین پارے روزانہ پڑھیں سنن ونوافل میں پڑھنا مناسب ہے، جو حضرات حافظ نہیں وہ کم از کم ایک پارہ دیکھ کر پڑھ لیا کریں۔ (۲) بعد نماز فجر سورہ یٰسٓ شریف، بعد نماز ظہر سورۂ رحمٰن، بعد نماز عصر سورۂ نبأ، بعد نماز مغرب سورۂ واقعہ، بعد نماز عشاء الٓمٓ تَنْزِیْل اور سورۂ ملک (تَبَارَكَ الَّذِی) اور دخان پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ (۳) جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھیں (۴) ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت آیۃ الکرسی سورۂ فاتحہ اور چاروں قل پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے اور پورے بدن پر پھیر لیں۔ (۵) سفر میں جاتے وقت نمازِ سفر سے فارغ ہو کر پانچ سورتیں: قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ، اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، بِسْمِ اللّٰه ---الخ سمیت پڑھنے کا اہتمام

کریں، ہر سورۃ کے شروع اور آخر میں پوری بسم اللہ پڑھیں، اِس کی برکت سے سفر میں سب سے اچھی حالت رہے گی، اور توشۂ سفر بھی سب سے زیادہ ہوگا۔ (مسندِ ابی یعلیٰ، رقم الحدیث: ۷۴۱۹)

تسبیحات

(۱) روزانہ صبح وشام پابندی سے تیسرا کلمہ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سو مرتبہ، درود شریف سو مرتبہ، استغفار سو مرتبہ پڑھیں۔ (۲) پانچوں نماز کے بعد اور سوتے وقت تسبیحاتِ فاطمی (یعنی ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ، ۳۴ بار اللہ اکبر) پڑھا کریں۔ (۳) فارغ اوقات میں زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں۔ (۴) جن حضرات کو ذکرِ جہری کی اجازت ہے وہ ایک مقررہ وقت میں پابندی سے ذکر کیا کریں، سب سے بہتر وقت تہجد کا وقت ہے اگر اس وقت نہ ہو تو فجر سے پہلے، اس وقت نہ ہو تو نماز فجر کے بعد اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو عصر تا مغرب یا بعد عشاء۔

ذکر شروع کرنے سے پہلے سورۂ یٰسٓ شریف ورنہ سورۂ اخلاص گیارہ بار اور اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر سلسلہ کے تمام مشائخ کو ایصال ثواب کریں اور دعا کریں کہ : یا اللہ ! اپنی محبت وقرب عطا فرما اور ذکر کو قبول فرما، پھر چار زانو قبلہ رو بیٹھ کر درمیانی آواز سے ذکر شروع کریں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو سو مرتبہ ہر دس مرتبہ پر مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ درود شریف کے ساتھ ، معنی پر غور کرتے ہوئے پڑھیں، اُس کے بعد چار سو مرتبہ اِلَّا اللّٰہُ پھر چھ سو مرتبہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اُس کے بعد ایک سو مرتبہ اَللّٰہُ اپنے شیخ کی تعلیم فرمودہ ترتیب اور طریقہ کے مطابق یہ ذکر کریں، ورنہ جو ذکر وہ تجویز کریں اُس کو پورا کریں۔

دعائیں

(۱) روزانہ پابندی کے ساتھ الحزب الاعظم ایک منزل اور چہل صلوۃ وسلام پڑھیں۔ (۲) خاص خاص اوقات میں خاص خاص مواقع پر (مثلاً مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت، کھانا شروع

کرنے اور فارغ ہونے کے وقت، سونے سے پہلے اور بیدار ہونے کے وقت، بیت الخلاء جاتے اور نکلتے وقت) جو مخصوص دعائیں حضرت نبیٔ کریم ﷺ سے ثابت ہیں اُن کو بڑی لگن سے یاد کرکے پڑھنے کا اہتمام کریں۔ (۳) روزانہ پچیس مرتبہ یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔ (۴) مُردوں کے لیے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی عادت ڈالیں۔ (۵) صفحہ ۶۳ پر ایک جامع دعا لکھی گئی ہے اس کو یاد کرکے پڑھنے کا اہتمام کریں۔

ہدایات

(۱) ہمیشہ باوضو اور پاک رہنے کی عادت ڈالیں۔ (۲) سنت کے مطابق زندگی گذارنے کا طریقہ سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔ (۳) حقوق اللہ اور حقوق العباد معلوم کرکے ان کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام کریں۔ (۴) رشتہ داروں، پڑوسیوں اور تمام لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ (۵) زبان کو ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رکھیں۔ (۶) زبان کی تمام گناہوں (مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان تراشی

وغیرہ) سے حفاظت رکھیں، اسی طرح کان کی اِن چیزوں کے سننے سے حفاظت رکھیں آنکھ کی نامحرم ،اَمرد اور دیگر ناجائز مواقع کی طرف دیکھنے سے حفاظت رکھیں۔ (۷) ہر عمل میں اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا خیال رکھیں،اور تقویٰ اختیار کریں، عام مجلسوں میں بیٹھنے سے احتراز کریں ،کیونکہ بہت کم مجلسیں اس دور میں غیبت اورلایعنی باتوں سے خالی ہوتی ہیں ، علماء ، صلحاء و مشائخ اور صحیح دینی جماعتوں پر طعن نہ کریں ، ان کا دل سے احترام کریں ، بلاضرورت بازار جانے سے احتراز رکھیں کہ حدیث شریف میں اس کو بدترین جگہ بتلایا ہے، کسی کی چیز بلااجازت استعمال کرنے سے اجتناب کریں۔ (۸) سونے سے قبل کچھ وقت (خواہ پانچ منٹ یا دس منٹ ہی کیوں نہ ہو) فارغ کر کے دن بھر کے کاموں کا محاسبہ کیجئے، جتنے نیک کام ہوئے ہوں اُن پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس پر استقامت، نیز مزید نیکیوں کی توفیق کی دعا کیجئے ،اور جو گناہ اور کوتاہیاں ہوئی ہیں ان پر نفس کو ملامت کرنے کے ساتھ ان سے سچی توبہ واستغفار اور آئندہ ان کو نہ کرنے کا پختہ عزم کیجئے ،روزانہ کچھ وقت نکال کر اسلامی دینی کتابیں، رسالے،

مسائل، سیرت ، تفسیر اور احادیث خصوصًا اکابر کی سوانحِ حیات ، مواعظ ، مکتوبات اور ملفوظات کا اہتمام سے مطالعہ کرتے رہیں ، بالخصوص اپنے شیخ کی کتابوں کا ،اور وقتاً فوقتاً شیخ کی خدمت میں حاضری کا معمول بنالیجئے، بالخصوص رمضان میں ،ہمیشہ موت کو یاد کرتے رہیں ،اور اس کی تیاری میں لگے رہیں ،ہر ایک کے حقوق ادا کریں، چوری ،دغا، ظلم اور رشوت سے دور رہیں، حرام روزی بلکہ مشتبہ تک سے اپنے آپ کو بچائیں ، منکرات سے پورا پرہیز رکھیں۔ (۹)عبادات کے ساتھ ساتھ اپنے معاملات کو بھی درست کریں ، بالخصوص بیع وشراء (خرید وفروخت)اور لین دین کی جائز اور ناجائز صورتوں کا علم حاصل کریں، اور اس کے مطابق معاملات کو انجام دیں۔(۱۰) ہر کام میں اتباع سنت کا اہتمام کریں،امور مستحبہ کی بھی پابندی کریں۔(۱۱) خلاف مزاج باتوں پر صبر کریں۔(۱۲) کبھی اپنے کو صاحبِ کمال نہ سمجھیں۔(۱۳) گفتگو کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کریں جب خوب اطمینان ہو جائے کہ اس میں کوئی خرابی نہیں ،اور اس میں کوئی دینی یا دنیوی ضرورت یا فائدہ ہے تب اُس کو زبان سے

نکالیں (۱۴) کسی بُرے آدمی کی بھی بُرائی نہ کریں نہ سنیں۔ (۱۵) کسی مسلمان کو اگرچہ وہ گنہگار ہو حقیر نہ سمجھیں۔ (۱۶) مال، عزت اور عہدہ کی طمع و حرص نہ کریں۔ (۱۷) بے ضرورت اور بے فائدہ لوگوں سے ملنے جلنے سے احتراز کریں، جب ملنا ہو خوش خلقی سے ملیں۔ (۱۸) غیر متعلق کاموں میں دخل نہ دیں۔ (۱۹) جب کسی کو نصیحت کریں انتہائی نرمی اور شفقت سے نصیحت کریں۔ (۲۰) اپنی غلطی پر اصرار نہ کریں، بلکہ اپنی غلطی معلوم ہونے پر فوراً اپنی غلطی کا اِقرار کر لیا کریں۔ (۲۱) ہر حالت میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں، اُسی سے اپنی حاجات عرض کیا کریں۔ (۲۲) لوگوں سے صورتِ سوال سے بھی احتراز کریں۔ (۲۳) ذکر اللہ کا اثر اور فائدہ ضرور ہوتا ہے خواہ اس کا احساس نہ ہو، اس لیے فائدہ محسوس نہ ہونے کی حالت میں دل تنگ نہ ہوں، اور اس کو چھوڑیں نہیں، نہ اس میں کوتاہی و سستی کریں، کوئی نہ کوئی وقت ایسا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کی عنایت شامل حال ہو جائے گی اور بیڑا پار ہو جائے گا، ان شاء اللہ ۔ (۲۴) اپنی حالت کی نگہداشت رکھیں، اپنے نفس اور شیطان کے مکر سے کبھی بھی بے فکر نہ ہوں،

ترقی کے لیے کوشش اور دعا کرتے رہیں۔(۲۵)گھر میں سب کو جمع کر کے تھوڑی دیر کتابی تعلیم کا اہتمام کریں اور اولاد کی صحیح تربیت کی پوری فکر کریں۔

توبہ واستغفار

قرآن کریم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے: " فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّاراً "حدیث پاک میں ہے کہ : جو شخص سچے دل سے توبہ واستغفار کرے اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور پاک ﷺ کو ایک مجلس میں ستر (۷۰) مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتے سنا، لٰہذا روزانہ زیادہ سے زیادہ استغفار پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے ،جو گناہ جان کر یا انجانے میں ہو گئے ہیں ان سے ہمیشہ توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیئے۔ روزانہ صبح وشام استغفار و توبہ کا فائدہ یہ ہے کہ اگر موت آگئی تو صرف ایک دِن کا حساب ہو گا۔

سید الاستغفار

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سید الاستغفار یہ ہے کہ تم کہو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْٓءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا معبود کوئی نہیں، مجھ کو تونے پیدا کیا ہے اور میں بندہ تیرا ہوں اور جہاں تک مجھ سے بن پڑتا ہے تیرے ساتھ عہد (یوم میثاق والے) اور اپنے وعدہ پر قائم ہوں، جو برائیاں میں نے کیں ان کے برے نتائج سے تیری پناہ کا طالب ہوں، جو جو نعمتیں تو نے مجھ پر فرمائیں ان سب کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے سب گناہوں کو بھی تسلیم کرتا ہوں، پس اب تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

فائدہ: اس استغفار کو جو شخص سچے دل اور اخلاص کے ساتھ صبح کو پڑھے گا اگر شام سے قبل وفات پا گیا تو بے شک اس آدمی کا ٹھکانہ جنت ہے، اور اگر رات کو سچے دل اور اخلاص کے ساتھ پڑھ لیا تو اگر صبح سے قبل وفات پا گیا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے، اس سید الاستغفار کو صبح شام کم از کم ایک ایک مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ (بخاری: رقم: ۶۳۰۶)

آداب دعاء

دعا ایک مستقل عبادت ہے جس کو حدیث میں عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے، اور علماء نے اس کو مسنون بتایا ہے، اس کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دستِ سوال دراز کرے۔

بعض متعلقات دعاء

ارکان: (۱) اخلاص۔ (۲) قبولیت کا یقین۔ (۳) دل کی گہرائی سے دعا کرنا۔

شرائط: (۱) حرام سے بچنا۔ (۲) گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ مانگنا۔ (۳) محال اور ناممکن امر کی دعا نہ کرنا۔ (۴) قبولیت دعا میں جلدی نہ کرنا۔

مستحبات: (۱) دعا سے پہلے کوئی نیک کام مثلاً صدقہ کرنا۔ (۲) دعا سے پہلے طہارت حاصل کرنا اور نماز پڑھنا۔ (۳) سائل کی طرح ہاتھ پھیلا کر دعا کرنا۔ (۴) آواز پست کرنا اور ادبِ خداوندی کا لحاظ رکھنا۔ (۵) اول و آخر حمد کرنا اور درود پڑھنا۔ (۶) رغبت و شوق کے ساتھ دعا کرنا۔ (۷) دعا میں گڑگڑانا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرنا۔ (۸) منقول دعاؤں کو اختیار کرنا۔ (۹) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خدا کے نیک بندوں کے وسیلہ سے دعا کرنا۔ (۱۰) پہلے اپنے لیے پھر والدین کے لیے دعا کرنا۔ (۱۱) الفاظِ دعا کا تین بار کہنا۔ (۱۲) دعا مانگنے اور سننے والے کا آمین کہنا۔ (۱۳) اسماء حسنیٰ کے ذریعہ دعا مانگنا۔ (۱۴) فراغت کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیرنا۔

مکروہات: (۱) بوقت دعا آسمان کی جانب نگاہ اٹھانا۔ (۲) بتکلف قافیہ بندی کرنا۔ (۳) بالقصد نغمہ سرائی کرنا۔ (۴) رحمتِ

خدواندی کے مانگنے میں تنگی کرنا مثلاً یوں کہنا کہ : صرف میری مغفرت فرمااور کسی کی نہ فرما۔

مواقع قبولیت

(۱)اذان کے بعد۔(۲)اذان واقامت کے درمیان۔(۳)جہاد کے دوران۔(۴)تلاوتِ قرآن اور ختم کے بعد۔(۵)آبِ زمزم پیتے وقت۔(٦)بیت اللہ کو دیکھنے کے وقت۔(۷)مرغ کی اذان سن کر۔(۸)قریب المرگ اوراس کے پاس بیٹھنے والوں کا دعا کرنا نیز میت کی آنکھیں بند کرتے وقت۔(۹)مسلمانوں کے جائزاجتماعات میں۔(۱۰)ذکر کی مجلس میں۔(۱۱)بارش کے وقت۔(۱۲)فرض نمازوں کے بعد۔(۱۳)ہر نیک عمل کے بعد دُعا کا اہتمام کرنا چاہئے۔

اوقات قبولیت

(۱)شبِ قدر۔(۲)یومِ عرفہ۔(۳)رمضان المبارک کا مہینہ۔(۴)شبِ جمعہ۔(۵)تہجد کے وقت (٦)جمعہ کا پورادن تاکہ ساعت اجابت میَسر ہوجائے۔

ان متعلقات کی رعایت کرنے سے دعا کی قبولیت کی زیادہ امید ہے۔

نمازِ استخارہ مسنون ہے: جب کسی کام کا ارادہ ہو تو اللہ سے مشورہ کرلے یہ سنت ہے، حدیث میں اس کی تاکید آئی ہے، اور اس سے خیر و برکت بھی حاصل ہوتی ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ صاف کپڑے پہن کر ۲ رکعت نفل نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے اور نشان زدہ الفاظ پر جب پہنچے تو جس کام کا مشورہ کررہا ہے اس کا دھیان کرے اور صاف بستر پر قبلہ رو سو جائے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ.

نوٹ: استخارہ ۳ یا ۵ یا ۷ دن تک کیا جاسکتا ہے، استخارہ کے بعد جس طرف دل مائل ہو اس کو ترجیح دی جائے، خواب ہی دیکھنا ضروری نہیں۔

شجرۂ منظومہ چشتیہ صابریہ امدادیہ محمودیہ

یاالٰہی دور فرما میرے امراضِ دلی — دونوں عالم کی ختم ہو جائے جس سے بے کلی
بہرِ محمود حسن یکتائے فن روشن ضمیر — حضرت شیخ زکریا ذات جن کی منجلی
بہرِ مولانا خلیل احمد رشید احمد مجھے — سوزِ پنہانی عطا کر اور دکھا سچی گلی
بہرِ امداد و بنُور و حضرتِ عبدالرحیم — عبدِ باری، عبدِ ہادی، عضدِ دیں مکی ولی
پھر محمدی و محب اللہ وشاہِ بوسعید — پھر نظام الدین جلال و عبدِ قدوسِ ذکی
پھر محمد اور احمد عبدِ حق شیخِ جلال — شمسِ دیں ترک و علاءالدین فرید جود ھنی
قطب دین اور پھر معین الدین و عثمان و شریف — خواجہ مودود و بویوسف محمد احمدی
بواسحاق و خواجہ ممشاد وہبیرہ نامور — پھر حذیفہ ابن ادہم پھر فضیلِ مرشدی
عبدِ واحد پھر حسن بصری علی فخر دیں — سید الکونین فخر العالمین بشریٰ نبی
دل کو میرے یاالٰہی پاک کر تو غیر سے — خیر دنیا دے مجھے اور آخرت بھی ہو بھلی

ضروری گزارش

اس کتاب کے پڑھنے والے تمام لوگوں سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ مجھ ناچیز، میرے والدین و جمیع اہلِ خانہ کو اپنی مخصوص دعاؤں میں ضرور شامل فرمالیں، بڑا ہی احسان ہو گا، احقر دعاؤں کا بہت محتاج ہے۔

حاجی رشید احمد (ساجکو)

مفت حاصل کرنے کا پتہ

☆

ساجکو مدن پورہ، بنارس

☆

خانقاہ محمودیہ

مسجد بلال، مالتی باغ، مدن پورہ، بنارس

Printed By: Zarnigar, Varanasi. Ph: 2455160-2455161